نقش آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

پاکستان میں قومی انتخابات 2018 کی آمد
توقعات، خدشات اور مستقبل کے چیلنجز؟

مملکت خداداد پاکستان کو بنے ۷۰ سال ہونے کو ہیں، لولی لنگڑی مغربی جمہوریت اور انتخابات کا یہ سلسلہ تقریباً ہر پانچ سال بعد آتا رہتا ہے اور درمیان میں تقریباً مختلف ادوار میں تین دہائیوں سے زائد مارشل لاء بھی نافذ رہا لیکن اب تک پاکستان جو کہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کے مقدس نام پر طویل جدوجہد اور مسلمانوں کی قربانیوں سے معرض وجود میں آیا تھا لیکن تاہنوز یہاں کوئی کلیدی تبدیلی نظر نہیں آئی۔ ہر بار انتخابات میں رہنما لوگوں کو سبز باغ دکھاتے ہیں لیکن انتخابات جیتنے کے بعد نہ تو وہ سبز باغ کہیں نظر آتے ہیں اور نہ ہی کوئی اپنے دستور اور وعدوں پر پھر عمل کرتا ہے۔ یوں تو پاکستانی قوم اسلامی انقلاب وغیرہ کے خوشنما نعروں سے بظاہر زمینی حقائق کے مطابق صدیوں دور نظر آتی ہے، لے دے کہ مغربی جمہوریت اور دولت ودھاندلی کے مغلوبہ انتخابات کے ذریعے ہی اپنی سیاہ قسمت کو امید کے چراغوں سے روشن کرنے کی ہر بار ناکام کوشش کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہم بیچاروں کی قسمت میں رہنماؤں کے روپ میں اکثر وبیشتر رہزن، ڈاکو اور ملک وملت کو فروخت کرنے والے غدار ہی برسراقتدار متمکن نظر آتے ہیں۔

اس بار بھی ۲۵ جولائی کو انتخابات کا انعقاد ہورہا ہے جس میں ملک کی تمام چھوٹی بڑی پارٹیاں حصہ لے رہی ہیں، گوکہ اس الیکشن کے التوا کی خبریں بھی ایک تسلسل کے ساتھ گردش کررہی ہیں۔ بہرحال الیکشن اب سر پر ہے، قوم کو اس بار خوب سوچ سمجھ کر اپنا حق رائے دہی استعمال کرنا چاہیے اور اپنے لئے مخلص، دیندار، دیانتدار اور خصوصاً کرپشن سے پاک افراد کو پارلیمنٹ میں نمائندگی کے لئے بھیجنا چاہیے۔ تب ہی ان کی مؤثر نمائندگی اور تبدیلیٔ احوال ہوسکتی ہے۔ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ ن اور دیگر چھوٹی بڑی قوم پرست جماعتوں کو تو ستر برس سے قوم بھگت رہی ہے۔ اسلامی جماعتوں کا ٹوٹا پھوٹا اتحاد ایم ایم اے بھی گزشتہ دور حکومت میں اپنی ناقص کارکردگی اور مشرف کے اتحادی ہونے کے باعث اس بار عوام میں پذیرائی حاصل کرنے میں بظاہر ناکام نظر آتا ہے۔ تحریک انصاف جو تبدیلی اور کرپشن سے پاک ہونے کی دعویدار نظر آرہی ہے اس کے دامن میں بھی دیگر جماعتوں کے کرپٹ ترین افراد بلکہ گندے انڈوں سے بھری ہوئی ہے، نوجوان نسل نے اس جماعت سے آئندہ انتخابات میں بڑی توقعات وابستہ کی